



مشور محمدی با خاتم و فخر آمدہ مشور محمدی توبین بلا توریہ انجمن مجلس : گویان صفت و سیرت مبرور محمدی

نمبر ۲۲ مطبوعہ ۲۲ شہر شعبان المنظم ۱۲۹۱ ہجری مقدرہ روز و شنبہ جلد

اشتہار

بدھ و نت کے شائقان حق پسند کو بشارت و طالبان راہ
ہدایت کو اشارت ہو کہ یہ چہ زندہ مرہ اجاب کے جانب سے
ہے میں تین مرتبہ ۵ - ۱۵ - ۲۵ - کو چپکا چلوہ اشاعت
پانا جو مقصد و اسکا اجر سے حقیت دین اسلام ظاہر کرنا ہے اور
مخالفان اسلام کے اعتراضات بیجا کی تردید قیمت اسکی بہت
پیشگی چار روپیہ ۲۲ مہر محصول و اک مقرر ہو اور با بعد المضاعف
گو رنٹ انگریزی اور راجگان گرامی سے بھینے پیشگی ۱۲ روپیہ
سالانہ اور بعد کو دو فی قیمت لیجا ویلی مضامین مفید مفت اور
مضمون خاص جبریت ام فی سطر طبع ہوگا جملہ خط و کتابت و رسا
ز قیمت پر چہ نہ بذریعہ منی آرڈر و ملک نصف آئے بنام راقم
ہونی چاہئے محمد عبدالحیج سکرٹری نمبرہ اجاب بنگلور

اشتہار کتاب کافیہ

الحمد للہ الفضل النعام علی حصول المرام، والصلوة والسلام
علی سید الانام محمد وآلہ واصحابہ النظام اما بعد طالبان علوم و

گو بشارت. اور شائقان فنون ادبیہ و نحویہ کو بشارت ہو کہ کتاب
متن میں مستند علماء و مستعین واسطے تحصیل مسائل نحویہ کے
اہم بامستی کافیہ ہو اور از الہ علیہ اسقام شکوک و اذنام کے کو
فوائد شافیہ اور کتاب الاجاب حل ترکیب کافیہ موسوم بقواعد
شافیہ مسرور و بجا شیرینی زاوہ تصنیف عالم علام و فاضل
فہام کاشف و قائل کلام عرب و واقع حقائق علم نحو و ادب
صاحب الفیض والا فادۃ حسین بن احمد افندی المعروف
بنی زاوہ واسطی حل غوامض ترکیب کافیہ کے شرح بسیط ہو
اور تحقیقات مسائل نحویہ کے لئے بحر محیط زمانہ سابق میں یہ
کتاب مطبعہ قسطنطنیہ میں مطبوع ہوئی تھی مابہرین طالبین کو مقدرہ
مطبوع ہوئی تھی کہ بلا و عرب میں و ثانی ریال کہ جسکے صہ
سینے زائد ہوتے ہیں فروخت ہوتی تھی و یا ہند و غیرہ میں صفت
عقار کہتی تھی لیکن ایک شائق عرب سے لائے تھے اون
سے بمسکال للموعہ کو خریدی تھی فی الحال نسخہ کافیہ عرب
مستبرم ترجمہ فارسی تحشیہ کیا ہو اجاب کمالات امتساب

حکمت پر پہنچی اور ان کے خیالات فلک پر پانے سے
 صفتیں بجا و کین اور اس حکمت کو اہل عرب نے بالغ کیا اور خوب
 اس کا جو بن لوٹا پھر اہل انگلستان نے عین عالم شباب میں
 اس کو بچہ بچا یا ہے اگرچہ اس کے بال پن اور بچہ پن کے باتیں
 اہل چین اور اہل ہند میں ہی معروف و مشہور ہیں مگر اس کا تجربہ
 اور کمالات اہل انگلستان کے نصیب ہوا ہے ایسے
 صاحبان والا نشان کہ جن کا خیال ایسا ہو پھر ان کی صحبت سے
 محروم رہنا اور انہیں پیار نہ کرنا اپنے کم نصیبی پر آپ رونا
 ہے وہ شخص اپنی عقل کا دشمن ہے اور نہایت کج خلق ہے کہ گھر
 میں لگا چھوڑ کر باہر شہستان کرتا پھر تباہی و تیر و ہ بات حما
 اتی ہے **۱۰** ندویشہرین اور کانگل بن یا یون لکھو
 صاحب و کوزہ و من شہ زبان میگردم اہل ہندی
 کم نصیبی کا باعث ہے جو وہ انگریزوں کو اس کمال میں دیکھ
 کر ان سے بذریعہ محبت و اتحاد کے اس کمال کو اپنے ہوتا
 میں پیدا کریں وانا آدمی کہ جلتو ہوڑی سے انگریزوں سے
 اتحاد ہے وہ علم و ہنر پر ہانگتی چلے جاتی ہے =

(۳) مذہب آریہ خیال کیا جائے کہ سب غیر مذہب کے صاحبان
 یورپین اور عیسائی ہے الگ ہے جن تو یہی نہایت تعجب
 کی بات ہے اور سب مذہب مذہب کچھ اتحاد کا نام نہیں ہے اور
 علامہ کے دنیاوی کام میں سب مذہب کے اپنی جگہ پر
 سے محروم نہ نہایت ناوانی پر وال ہے۔ مثلاً ایک آدمی ریل
 پر سوار ہو کر شہادہ کے کلمہ کو جارت اور اس کے پاس ایک رند
 کا ہانا پتھر ایک روز تو اسے ادھی کہانی سے سیر کیا اور وہ

روز وہ کہانا ختم ہو گیا ہوا باسی ہو کر قفن پڑ گیا ہے اور
 اسے شوشہ پر اسے اچھا عمدہ نفیس کہانا ملتا ہو گیا وہ عمدہ کہانا
 چھوڑ کر باسی کہانا کو پسند کر گیا یا کلمہ تک۔ وہ رکے گا۔
 خیر سب ہی جانے دو اگر ہر ایک شخص وراہن مذہب کو یہہ خیال
 ہو جائے کہ سوداگری اور بیچ بیوپار اور علم اور اکتساب وغیرہ کو
 اپنے ہی ہم مذہب سے سیکھنا اور کرنا چاہیے کہ وہ بلا پھر دنیا کا کام
 کیونکر چلا کر ایسا نصیب اہل ہندوان کو ہوتا تو وہ حکمت اور علم کو
 اپنے ساتھ لے مارتے اور علم کا نام ہی دنیا میں نہوتا اور
 ان کے مقابلہ میں ساری دنیا شربے مہار ہوتی یہہ فیض جو
 چراغے چراغ چلتا ہے اور ایک سے ایک استفادہ اور فائدہ
 اٹھاتا ہے دنیا میں نہوتا۔ اور اگر ہم مسلمانوں میں سب
 تعصب مذہبی ہوتا تو ہلا انگریز جیسے مقابلہ کیوں سیکھتے۔
 اگر ولایتی ڈاکٹروں کو ہندو اور مسلمان کے ساتھ مذہبی
 تعصب ہوتا تو آج تک کوئی ہندو اور مسلمان ڈاکٹر ہسپتال
 اور مذہبی اسکول میں بھلو نظر نہ آتا۔ مان صاحب اگر انگریزوں
 کو اپنے مذہب کا سخت تعصب ہوتا تو ضرور ہم و فسترون میں
 ٹوپی اور پٹلون والوں کے سوا کوئی دھوتی والا اور
 علامہ پوش نہ دیکھتے کیوں جی بالفرض اگر کپتان اور کمانڈر
 چیف صاحب بہادر افواج کو اپنے مذہب کا پاس ہوتا تو وہ سوا
 گورون کے جو ان کے ہجوم میں وہ قواعد سکھاتی اور انہیں
 افواج اور لشکروں میں جگہ پٹے کوئی ہندوستانی مسلمان اور
 اور ہندو کو رسالہ داری اور صوبہ داری اور مجری کا عہدہ
 کیا بلکہ سائیس کے لئے انہیں کوئی یورپین افسر نوکر نہ لیتا

کیونکہ وہ جانتا کہ اسے صحبت اور صورت سے میرے مذہب
 بن خلیل اتعہ ہوگا۔ اگرچہ وہ فیسراور پرنسپل صاحب کابل کو
 تعصب مذہبی و امنگیر ہوتا تو ہلاک کیا ہوتا ہمارے اولاد کو ہم
 علم خیر افیہ علم ثبت وغیرہ انگریزی زبان میں سکھاتا اور
 اگر شاہ ایران اور شاہ روم کو اپنے مذہب کا تعصب تھا تو وہ
 لیے تدبیریں ہو کر کچھ سوائے خلاف مذہب اپنے پرستار
 تکلیف گوارا فرما کر انگلستان کے سیر کو پسند فرماتے اور
 رمان کے عجائب و غرائب فنون اور کارخانوں کو دیکھ کر
 خوشوقتی مناتی اور اگر کسی پارسی سوداگر کو تعصب مذہبی ہوتا
 تو اچکل انکو بغیر خلائیہ اقوام کے ہقدر شروت صرف اپنی قوم
 کی سوداگری سے کہاں سے ملتی سچا صاحب من قبول
 کروم اگر تاجر ایرانی یا بخاری یا کابل یا عربی وغیرہ کو اپنی قلات
 میں اپنی قوم سے نفرت پختا وہ چارہ کسواسے خشکی اور تری کی
 راہ یہ صوبتیں اوٹھاتا اور غیر قوم کے لین دین کے سو اگھیرتا
 سوداگر کس طرح بچاتا۔ اب ایسویس و نظیرون سے ہم کہاں تک اپنا
 منفردی کرین۔ تعصب مذہبی کو ہم بجا و ایک مرض ملک کی
 سمجھتیں وہ ایک تپ دق ہے کہ جس قوم کے اجسام میں
 قبضہ ہوا ہو اسکو وہ بدون ہلاک کے نہیں رہتا وہ صاعقہ
 کی طرح جہان پر یگا اسے برباد کر دیگا۔ سو امی میر بہاؤیم
 اپنی مذہبی مسائل اصول مولو اور دیکھو تمہاری کتابوں
 میں محبت کے اوصاف لکھے ہوئے موجود ہیں انسان بنسیر
 محبت کے قالب بجان ہے یا ایک تصویر و ذوق علیہ الرحمہ
 نے کیا عمدہ فرمایا ہے کیا غرض لاکھ ہوں اس دنیا میں وہ تو

اونکا بندہ ہوں جو بندہ میں محبت والے۔ کیا انگریز کیا ہندو کیا
 مسلمان جو بلحاظ مذہب کے ایک دوسرے گریزان ہے وہ
 نہایت بھول میں ہے کیا تمہیں یہ بات نہیں سننے کہ دوست کی دوستی
 سے کام فعلوں سے کیا مطلب ہمارا مطلب یہ ہوگا آپ صاحب ہر
 صورت جہان تک ہو سکے ایک قوم سے بلحاظ مذہب کی اتحاد
 پیدا کریں۔ ہر کونسی کے مذہب سے کیا علاقہ عیسائی بدین خود
 موسیٰ بدین خود و سبنا چاہے۔ حضرت من سے ایک آدمی ہے
 کے پانچ بیٹے میں ایک بیٹا شکار کو پسند کرتا ہوا شکار کے اوسکا
 دل و کرسی شی پر مائل نہیں ہے اور دوسرا بیٹا فن بناہ گری
 میں مشغول ہو تیسرا طبابت کو اچھا جانتا ہوا قصصا طرح پانچون
 بیٹو مختلف اشتیاق رکھتے ہیں اور پانچون کو خیالات جدید ہیں مگر وہ
 پانچون باپ کے ٹوکھلاؤ میں اور والدین کی محبت سب برابر ہوا
 ایک کشتی میں بہت اقوام کو کشتی میں کبھی کبھی پہلے خوب
 بحث ہوتی ہے کچھ دیر بعد اچھی طرح جہان میں ہو کر ہر ایک راضی ہو جاتا
 ہے اور سب منمخوشی و اپنی دوستی کر دیتے ہیں اور اس کو ایک جہا
 کو فیض پہنچتا ہے سو اسی طرح امی میر بہاؤ آپ ہی اپنی قوم
 اور فوائد کے لئے صاحب لوگوں کے ساتھ سلوک پیدا کرو
 اور ان کے رائے سے اپنے رائے کی اصلاح کرو اور اپنی
 رائے سے انہیں اصلاح دو جیسے تم انکے ساتھ فائدہ
 اوٹھاؤ گے اور شکر گزار ہو گے ویسے وہ ہی آپ سے
 خوش ہونگے اور آپ کو اپنا مربی اور محسن اور با
 تصور کریں گے فقط۔ باقی ہندہ مرزا محمد۔

خط

خدمت و مکرّم بندہ جناب محمد عبد الجب صاحب مہتمم اخبار مشور
محمدی زرافضکم
بعد ہیہ سلام سنون الاسلام کے مدعا کا ہے کہ تاریخ شہان النظم
کو مقام ناندگا لوئین کہ ضلع خاندیس بن بڑا سیشن ریلوی کا
ہے ایک صاحب انگریز کہ بعدہ انجیری مامور ہے اور عمر بھی تخمیناً
پچاس کے ہے اور تنخواہ ہی تین سو روپیہ کے قریب ہے یہاں الہی
برضا و رغبت اپنے کے مسلمان ہو سے قصیدہ گورہ کے اہل اسلام
اولاً تحقّق ہو جب صاحب موصوف کو اس کام میں بہت مضبوط دیکھا
بڑی خوشی سے مسلمان کیلئے صاحب موصوف سے سہرہ نوشاہی
باندھا اور کل لباس پوشاہی کا پہنا کر بڑی رشتہ کے ساتھ
بستی میں شب گشت کر ای چنانچہ کئی صاحبان انگریز ہی سیشن
سے تماشہ کو جہ ہو گئے تھے اور کہنا پلاؤ کا مسلمانوں کو کہلا یا
گیا اور بعد کو صاحب موصوف نے اپنی رضا و رغبت سے ختم کر لیا
اور اپنا نام زبان خود فرمایا کہ عبدالرحمن کہ چنانچہ وہی مقرر
ہوا اور زوجہ ان کے بگوشہ قنات شریک حال تھیں مگر یہ معلوم
ہوا کہ وہ اہل فرنگ تھیں دیا کوئی اور قوم مگر تلقین اسلام
اور ختمہ دھیرے کے وہ خود پس قنات بار بار کہتے تھیں اور دعاوت
اسلام کی کرتے اور یہ بات جناب حافظ عیسیٰ الدین صاحب کہ
امام مسجد رسالہ ہذا کے بن اور وہ خود دمان شریک جلسہ شب گشت
و طعام خوری تھے تلقین اسلام کہتے تھے انہوں نے نماز کو
راقم نے واسطے خوشنود اہل اسلام کے قلم بند کر کے اسلحہ خدمت
کی اغلب کہ مشور محمدی بن طبع ہو کر خفاقت طبع ناظر بن ہو گئے۔
قیمہ نیاز سائید و غنی غنہ ہوا در جہنت ابوزمار
رواد اخبار طبع ہوئے

واللہ اعلم بالصواب

ایک انگریز کا مسلمان ہونا

اخبار جام جهان نامے منقول ہو کہ ماہ ستمبر کی گیارہویں تاریخ
۱۸۵۵ء جبہ کے دن شیخ کرم علی مرحوم کی مسجد میں کہ کلکتہ کی چٹان
چوک کے درمیان شاہ رستہ پر واقع ہوا ایک انگریز یورپین باشندہ
انگلستان مستر جارج ڈوین نامی اپنا اختیار سے خود بخود انگریز
ملت عیسوی و مذہب ثلاثی سے تائب ہو کے دین اسلام کو قبول
کیا ہوا وجودیکہ اس وقت دوسرا ایک یورپین کہ دمان موجود تھا
انگریزی زبان میں ان کو بہتر افہامی کی اور ترغیب ملت عیسوی
کی دی مگر وہ صاحب اپنے مستحکم ارادے سے نہ پرے اور کہا کہ
کہ مجھ کو دین محمدی حق معلوم ہوتا ہے اس کے سوا دوسرے دین باطل
ہیں اس انگریز نے اسے عاجز جواب ہو کر پوسٹ کو روانہ کیا
سردار صاحب ملحق بٹریٹ نے اسے پوچھا کہ تم کیوں مسلمان ہوئے
ہو انہوں نے کہا کہ بلا ترغیب و تحریص کسی دوسرے کے
خود اعتقاد سے مسلمان ہوتا ہوں صاحب مجھ بٹریٹ نے یہ سن کر
کہا کہ تمہارا اختیار چھوڑا جاؤ جو چاہتے ہو کرو چنانچہ وہ صاحب
مسجد موصوف میں آکر رہا اور آدمیوں کے روبرو جناب حافظ
نعمت اللہ صاحب ماتہ ملت عیسوی سے توبہ استغفار کر کے دین
اسلام کو قبول لا اور شیخ عبدالسلام کے مسمی ہوئے ہم اس خوشخبری کے
سننے سے باخبر ہو کر جناب الہی میں بجز و انکسار دست بدعا میں کہ
الہی ہر ہدایت جیسا باطل دین والوں کو سچی دین کی طرف پہنچا کرے گا
و اسلام مشرف کرتی ہے ویسا ہی حقیقت ایمان الہی ہے کہ
توحید و تسنن و اعمال صالحہ کی رغبت اجتناب شرک و بدعت سے
بہ خبردار کر کے تیر و چوبند نبض و اخل کر آمین یا رب العالمین۔

بمقام مسکریجکورد و طبع بحکم الاسلام مشور محمدی صاحب مہتمم اخبار مشور

واللہ اعلم بالصواب

منہل غایۃ التحقیق منہل غایۃ التحقیق الادیب الفائق والیہ
الحاذق المولوی انور علی صاحب سلمہ الہدایہ جوشی عجیبہ
غریب کتب معتبرہ مثل منہل غایۃ التحقیق منہل وغیرہ اور
تصویر کیا ہوا جناب مادی علوم معقول و منقول والا مناقب
جناب مولوی الہی بخش صاحب بمقابلہ مولوی عبد
صاحب معاذ نور احمد صاحب مع فوائد شافیہ زینی زاوہ موضوع
نہایت خوشخط و واضح تقطیع کلان کاغذ عمدہ پر ہاتھ تمام تصحیح
و انتظام صحت تام کمال عرق ریزی سے زمانہ و وسائلین
بصرف زر کثیر طبع نظامی واقعہ کانپور میں چھاپا و شاید بے نظر
بے مثل بنا و بفضلہ تعالیٰ ایسا اہتمام ہوا کہ دریا کو کوزہ بن
بھر ہو و حکم شک انگہ یوید نہ کہ عطار گوید ناظرین ماسرین جہت
عین انصاف سے ملاحظہ فرما و یہ فواید تحقیقات کمال
کتاب میں پادینگو خط و فرائد و نیگہ فیا ایہا الطلاب
ان ہذا الشی عجاب لا عین رات مثیلہ ولا اذن سمعت عدلہ فبا و
بالاشتراء و طلبہ بلا امتزاج۔ ای طالبو تحقیق یہ کتاب ہو جی
ناور نہ کسی انگہ نے و یکہی مثل و سکی اور نہ کسی کان سے فو
ماتہ و سکی پس جلد ہی کرومول لینے میں اور طلب کرو
او سکو بے تردد بنظر افادہ انام و افاضہ اص حکام
قیمت بہت ارزان طبعی ہے سواری تحصیل و اک قیمت
مفصلہ ذیل قرار پائی ہے طالب مقامات مفصلہ ذیل سے
جلد طلب فرما وین شاید کہ در صورت تاخیر نہا وین
واسطے خریدار و ایک نسخہ کے فی جلد ہی واسطے خریدار
و جلد کے فی جلد ہی واسطے خریدار پچیس سالہ کے فی جلد ہی

۲ واسطے خریدار سوجلد کے فی جلد ہی
تفصیل مقامات جہان کتابت مکتبی
کانپور مطبع نظامی لکھنؤ چوک عبدالستار خان و علی خاں
کلان میر احمد اللہ آباد سرائی گدہ میر قاسم علی عظیم آباد
حافظ نور محمد کلکتہ قریب مدرسہ سرکاری شیخ عبد اللہ
عابد علی سو پال کفایت اللہ خان اند و شہزاد محمد حسن
رامپور شیخ غنایت اللہ کوئل منشی اسد الدین احمد
بیمبئی قاضی محمد ابرہیم حیدر آباد و کن سید عیسیٰ شریف
الشیخ محمد یعقوب منہل غایۃ التحقیق
متی حواری کی غلطی

خبر و ہم جہت ہوا و حواری ہی سپہ کے گرفتار کرانے سے
ناور ہوا اور قیس و یہ جو بوض گرفتاری لوتھی و لیس
و یکہ یکا میں ذال و می اور یہ دیون نے مشورہ کر
دن روپیوں کے عوض کوزہ کرے واسطے مدد فرما
کے زمین سریدی۔ او سکی بابت متی باب ۳ میں لکھتا
ہو ۹ تب کام ہو جو کچھ یہ میا کی معرفت کہا گیا تھا کہ وہ
نئی پارہ فقرہ بہا اس قسمت کا ہو جو بعضے نے اسٹرل
نے قیمت کر کے لیا اور بعض کہتے کوزہ کر کے دیا اور
واضح ہو کہ حضرت یہ میا کی کتاب میں اول سے آخر تک ہیں
خبر کا کہین نشان نہیں اب علامہ عیسیٰ الہیہ توجہ کر
ہیں کہ چونکہ صنف انبیاء ایک جلد میں مجلد ہوتے تھے
اس واسطے او سکو کتاب یہ میا کہہ دیا اصل میں یہ عبارت
کتاب ذکر الہی و جواد ہی جلد میں ہوتی تھی یہ توجہ

بالکلاط ہے کیونکہ کل مجموعہ کو جسکے کل معنی مختلف ہوں ایک کے نام کے کوئی دانا نہیں لکھا علاوہ متی وغیرہ کو عیسائی صاحب الہام جاتے ہیں پس صاحب الہام سے ایسے غلطی کا ہونا ممکن نہیں بہر حال بیان سے ہی ثابت ہوتا ہے کہ یہ کتاب الہام سے نہیں لکھی گئی اور متی نے جابجا غلطی کی ہے دوسری ذکر یا غم نے باب ۱۱ میں سے ۳۷ تک اپنا حال لکھا ہے جس میں بارہ فقرہ کو اپنے قیمت اور گڑھ چرائیکی اجرت لکھا ہے جسکا جی چاہے باب مذکور کو نکال کر دیکھ لیجئے سچ کو کوئی خبر دانا سے نہیں نکلتی۔ راقم مرزا موت

انجیل نویسوں کی غلطیاں گئے چلو

خبردار وہم۔ جب بعد صلیب مسیح اونکے لباس پر قمری ڈالکر لٹا لیا اوسکی بابت متی باب ۲۷ دس ۵۴ میں لکھا ہے تاکہ جو کچھ رسول کی معرفت کہا گیا تھا پورا ہو کہ مسیح لباس تعظیم کر لیا اور میر پیر بن پر قمری ڈالا سیطرم یوحنا نے ورس ۲۴ باب ۹ میں لکھا ہے اور یہ اشارہ ہے قول حضرت داؤد عم کی طرف جو زبور ۲۲ میں ورس ۸ کے اندر ہے اور اسکے اول عبارت یہ ہے وہی سب جو جھکود کہتے ہیں مجھ پر ہستے ہیں وہ سب بولیاں بولتے ہیں اور سر ہلا کے کہتے ہیں کہ اوسے خدا پر توکل کیا کہ او بچاؤ۔ یہ خبر کس سیطرم مسیح کے نہیں حضرت داؤد اپنا حال اور کفار کے طعن اور ایذا رسانی کا بیان لکھتے ہیں اور ورس ۶ میں ہے کہ میرے ماتہ پاؤں میں سوراخ کر دیئے اور ورس ۸ میں ہے کہ میرے کپڑے بانٹ لئے اور میرے لباس پر

قمری ڈالا۔ اسے عیسائی دہو کہہ رہے ہیں حالانکہ یہ دونوں اور حواریوں کی غلطی ہے کیونکہ اوندونوں میں سے ہر ایک جسکو پہنسی دیتے یا قتل کرتے تھے اوسکو کپڑوں کو پہاڑی لوگ قمری ڈالکر بابت لیا کرتے تھے اسلئے حضرت داؤد اپنے دلنگنی اور ات جائے کا حال شخص مصلوب شدہ کے بیان کرتے ہیں چنانچہ ارچہ کمن وانداف نے لاچار ہو کر لکھا ہے کہ داؤد کے دشمنوں نے اوسکا مال ضرور لوٹ لیا تھا اور اوسکا اسباب خراب کر دیا تھا اور گرین صاحب نے یہی لکھا ہے کہ یہ سب لفظ داؤد ہی پر صادق آتے ہیں۔ علاوہ اسکے اول سے آخر تک سب فقرہ میں من مکلم کے صیغوں داؤد نے بیان کیا ہے اوسکو ناحق بدون قمری قومی مسیح پر جانا تو حسیا ریکہ میں داخل ہے اور ورس ۱۴ میں ہی زبور کے لکھا ہے کہ میرے بیان توڑ والین برخلاف اسکے یوحنا نے باب ۹ اور ۱۳ میں لکھا ہے کہ نبیوں کے معرفت کہا گیا تھا کہ اوسکی کوئی ہڈی نہ توڑی جاوے گی پس خبر کو مسیح کے خبر بنانا یوحنا کو جھٹلانا ہے۔

خبردار وہم باب اول ورس ۵۴ یوحنا میں لکھا ہے قلب نے تامل کو پایا اور کہا کہ جسکا ذکر موسیٰ نے تورات اور نبیوں نے کیا ہے اوسے پایا وہ یوسف کا بیٹا یسوع نامی ہے اور پھر باب ۵۶ ورس ۶ یوحنا میں لکھا ہے اگر موسیٰ کو مانتے تو مجھے بھی مانتے کیونکہ اوسے میرے حق میں لکھا ہے۔ واضح ہو کہ ان مقامات میں کچھ شریع نہیں کہ موسیٰ نے اپنی پانچون کتاب میں سے کوئے کتاب کے کوئے

باب میں خبر دی ہے اور دوسری نبیوں کی کسی کتاب اور
کا حوالہ ہے اس واسطے ایسے محل حوالہ کا جواب لکھنا ضرور
ہے ان علماء عیسائی ان مقامات میں خبروں کو کتب سابقہ
سے لیتے ہیں وہ قسم دوم میں داخل ہے سو ہم ان کا جواب ایسی
جگہ اخبار قسم دوم میں لکھتے تاکہ ان کا حال بھی سب پر واضح
ہو جاوے۔

خبر سیر دوم باب ۲۴ لوقا میں لکھا ہے ۲۷ موسیٰ سے
اور سب نبیوں کی وہ باتیں جو اسکے حق میں لکھی ہیں شروع
سے ان کے لئے بیان کیں پھر ورس ۲۴ میں لکھا ہوا ہے
کہا کہ یہ سب وہی باتیں ہیں کہ جب میں تمہاری ساتھ تھا تھے
کہیں کہ ضرور ہے سب کچھ جو موسیٰ کی تورت اور نبیوں کی
کتاب اور اور زبور میں میرے بابت لکھا ہے پورا ہو۔
ان مقامات میں ہی کچھ شرح باب یا ورس کے نہیں اس واسطے
علماء عیسائی جن مقامات کو اپنے دانست میں یہ بتاتے ہیں
سچے ہیں وہ قسم دوم میں آویں گی۔

خبر ۱۵ و ۱۶ اور ۱۷ اسد رجب باب اول نامہ عبرانیان
ان اخبار کی طرف پولوس نے نامہ عبرانیان کے باب اول
میں ورس ۴ سے لیکر ۲ تک اشارہ کیا ہے۔ لیکن ان اخبار
سکونی ہی کچھ پر صادق نہیں آتی پولوس نے جن ورسوں
کے طرف اشارہ کیا ہے ان کے نام اور باب نہیں لکھے ہیں
نہی طرف اشارہ لیتے ہیں وہ قسم دوم میں آویں گی فقط
باقی آئندہ مرزا مکتوبہ

خط

مجمع اخلاق و منہر اشفاق جناب محمد عبد الجب صاحب مہتمم اخبار
مشور محمدی و ام غایتہ

بدری مرام واجب مدعا یہ ہے کہ آپ کے اخبار صداقت آثار
کو دیکھ کر ہر ایک غیر متعصب آدمی اس بس محفوظ رہتا ہو اور آپ
کے اخبار مطلع انوار میں اکثر مضامین آزادانہ چیتے ہیں ماسوا
مذہبی گفتگو کے کہی کہی و نیوی مضمون بھی دیکھتے ہیں ان میں
اور ناواقف لوگ جو انداز دہند گمراہی کے کوئین میں گر پڑے
ہیں وہ بھی نکلتے چلے آتے ہیں۔ اور بیاعت کم علمی اور طمع و دینو
کے جن لوگوں نے اعتراضات مذہب اسلام پر مشور محمدی
سے پہلے پہل کئے تھے اب وہ جواب دندان شکن سن سن
کر عالم خواب میں دانت پیستے ہیں۔ بجائے ایک اعتراض
کے سو جواب پاتے ہیں۔ خیر یہ سب کچھ سوائس نے مانا
کہ بفضل خدا آج تک ایک بالوں بولا ہے اور امید ہے کہ آئندہ
دوبالار ہوگا۔ مگر محکمہ افسوس یہ ہے کہ میں نے نہ کہیں
اخبار لکھنا اور نہ کہیں نور افشان لودیا نہ اور نہ کہیں اخبار
مشور محمدی میں محبت و اتحاد کا کوئی مضمون دیکھا کیا
شخص اخبار وغیرہ اسلئے اخبار ہے میں کہ وہ صاحبان یورپ
اور عیسائیوں اور ہم مسلمانوں میں حسد اور دشمنی کو پیدا کرنا
بخش آئندہ خبر کے لئے ہمارے کان بہرے ہو گئے ہیں
خیر اپنے مذہب کے اصولی مسائل لکھتے تو ان اخبارات کا
فرض ہو گا کہ معنی اور فقر اور بہتان اور انبیا اور اولیا کو
صلواتین ماننا و چلے جانا ہی کوئی واجب میں داخل ہے کیا عیسائیوں
کو سوا بہتان لگانے کے اور کچھ لکھنا نہیں آتا اور کیا مسلمانوں

کو اپنے بیانیہ عیسائیوں سے محبت اور ارتباط پیدا کرنا نقصان پہنچا تلے الغرض میں نے مناسب جانا کہ اب میں اپنا دلی معاظہ کروں اور محبت اور ارتباط کا سلسلہ جنباں ہوں اور محبت کے فوائد اور نہونے محبت کا زیان بیان کروں اور نہایت منت اور سماعت سے اپنے بیانیہوں اہل مذاہب کو طرف رغبت دلاؤں۔ لہذا محبت ہارتباط کے بیان میں ایک مضمون اپنی خدمت کی میا خاصیت میں ارسال کرتا ہوں مہربانی فرما کر بذریعہ اپنے اخبار نامہ اس کے ہر ایک اہل مذاہب تک پہنچائیں اور بندہ کو اپنا نہایت ممنون فرمائیں۔ راقم میرزا موحّد

محبت و ارتباط کا طریقہ

ای یوسف مصری کہ خریدار محبت : عیسیٰ یہ تمنائے تو بیار محبت ہم نہایت افسوس کے ساتھ اپنا مافی الضمیر ظاہر کرتے ہیں کہ یہ کیا باعث ہے صاحبان یورپین اور ہمارے بہائی ہندوستانیوں میں محبت و ارتباط کی بوباس جیسے کہ چاہئے کیون پائی نہیں جاتی اور حاکم و محکوم میں کس سبب سے یہ کج بخت تباہ کل ہو رہا ہے اور اس غلطی کی اور بیگانگی کا اصل سبب کیا ہے باوجودیکہ اہل بندگی اطاعت اور فرمان برداری میں کسکو جائی کلام نہیں ہو پھر بھی بقول ناسخ مجہدین اور اس میں ہر تنقید یا بکا ربط : گرم جوشی کروں جتنی ہو گریز ان مجہد سے : کوئی عاقل گویا کالاکو صاف صاف بتلا نہیں سکتا کہ حاکمان عالی ہمت چشم حقارت سے کسواسطے ہیں دیکھتے ہیں اور اپنی ہجوم کے طرح بے روک ٹوک فل کہو لکر بالمشافہ کیون نہیں ملتے اور وہ عیوب جو انکی نظر میں نہایت نامناسب دکھائے دیتے ہیں

۵ اونکے نقصان کے واسطے ہم نے جنم پوٹی کرتے ہیں اور ہمارے بہائی ہندوستانی اور ہمارے بہائی صاحبان یورپین افسوس بیگانگی کے مٹانے میں کسی نے نہیں فرماتے شعہ میں نے مانا کہ نوافل نکر و گے لیکن خاک ہو جائیگے ہم نکر و خبر پوٹی تک۔ مان اگر ایسا پوچھو تو ہم علانیہ اور مخفی خلوت و جلوت میں باواز و ہل پکار کر کہتے ہیں کہ فی زمانہ حکومت سے باتیں عیش و آرام اور بے خطری اور آزادی کی ایسی حاصل میں جو پہلی۔ عملدار یوں میں ہمارے باپ دادا کے خواب و خیال میں تھے میسر نہ تھیں۔ اور اس سبب سے ہم حکام والا مقام کے بڑے شکر گزار ہیں اور بہت سے خویان سرکار انگلشی کی عملداری میں پائی جاتی ہیں کہ جسکایان طوالت میں داخل ہے۔ دیکھنا چاہئے کہ جان و مال کی سلامتی ہے تجارت کی آزادی ہے شاہزادین پاک و صاف میں غاصبون کی دستِ ظلم کو نامہ میں چہا پہ کی آزادی بحث و تقریر کی اجازت ہے۔ مذہب کی معاملات میں عدم خلط ہے تحصیل علم اور اکتساب نہر کا سامان موجود ہو مریا میں ہم پھر تباہ کل کیون ہے اور وہ خرابیاں کونسیں جن سے ان خویوں کا وزن گہٹ رہا ہو آسانی کیواسطے ہم ان خرابیوں کو وقتاً فوقتاً بیان کریں گے اور اسکی اصلاح کے لئے ہر دو فریق سے منت و سماعت کے ساتھ استدعی ہونگے۔ اور پھر اصلاح کا نتیجہ ایسا عمدہ نکلیگا کہ تنگی معاش کے شکایت اور کم التفات و قری کا لگہ غلط فہمی حکام و محکوم کا ولولہ سب کا سب یک لخت ہندوستان سے رفو چکر ہو جائیگا۔

خرابی اول یہ ہے کہ وعظ و نصیحت جو پہلی بندہ و نپاؤ

لوگ بازاروں میں کیا کرتے ہیں اسکی سب سے مادیان دین کی بزرگی اور انکی اختیار میں خلافت ہے۔ اب فرماتے کہ علماء دین جو ملک میں لوگوں کے طبائع پر زیادہ دخل دیتے ہیں کس طرح خیر طلب سرکار ہیں گے اور حاکم و محکوم میں پیوند اتحاد و ائتلاف کو کس طرح قائم کرنے والے گے۔ گورنمنٹ انگلستان جو اپنے رعایا پر ایسا مختلف مذاہب کے دلوں میں اپنے ہم اور انصاف اور پرورش و نفع کا بیج بونتی ہے یہ کشتان صاحب اپنے نوکری کا فرض ادا کرنے کے واسطے اس بیج کو جو گورنمنٹ نے بڑی محنت اور جان فشانی اور زر کثیر صرف کر کے بویا ہوا اور ہر ایک نوع کے حوادث زمانہ اور باد و صحر و دہرے اسے بچایا ہے اور کسی طرح کی حفاظت سے درہم اور غفلت کو کام نفع پایا ہے اور ہر روز اس کے نشو و نما دیکھنے کی منتظر ہے برخلاف ارادہ گورنمنٹ عالم کے یہ کشتان سناوی کرنے والے اپنی زبان کی گہرپی سے اس کو غلط ہولناک کے صدمہ سے اس محبت کے بیج کو کہ جس کا ذرا سا پودا نکلا ہو یہ کوتاہ اندیش انگلیں بند کئے ہوئے ہونٹات اس کے بیج کو کئی پرستہ میں اور اسکی خبر نہ دینے چلے جاتے ہیں۔ خیال کی بات ہے کہ جب کوئی کرسچن بندہ اور مسلمان کے اولیا اور اوتاروں کے توہین بر ملا بارگاہ میں کرے گا تو وہ کس طرح ہندو مسلمان کے نظروں میں عجز و ذلت و کمالاتی ہوگا۔ بلکہ اسکا یہ حال دیکھ کر کچھ فوراً یہ مشعل آتی ہے کہ کوئی ناتہ بنائی کوئی ناک کٹے۔ گورنمنٹ کا یہ نقشہ اصحاب کی یہ صحت گویا پوری ہندوستان کو کھلا پاتا مگر یزوں کے الفت و مدار میں ایک سدا

۶۱ میں نے ہزار دفعہ دیکھا کہ مسلمانوں کی زیارت گاہ اور زیارت کے تیرتھ کے جگہ پر پوری صلاحیت اور کچھ بی بی مشہور و سناوی کر رہے ہیں اور طرح طرح کے افترا بتان سمیت دیوتاؤں اور اولیا و انبیاء پر لگاتے ہیں۔ ہندو دیکھو تو وہ ہندو یا مسلمان لوگ جو کالے کو سون سے اپنے پرصوبت اور زحمت جھیلو جھیلے زیارت گاہ پر جان بلب کر آتے ہیں۔ جب اس وعظ کے مونہ سے ایسے کلمات ناطلیم اور وحشت کا سین گے تو فرماتے کہ قدر انکو دل کو صدمہ نہ ہوگا اور طرہ ماجر یہ ہے کہ پوری لوگ ایسی آزادی سے بے باکانہ میلن اور اثر و نام میں پیہر اسلام اور کشتن اور پچھند و غیب کی شام میں انفاذ سخت استعمال میں لاوین کوئی اور نہیں پوچھتا کہ تمہارے مونہ میں کے دانت ہیں اور انکے اعتراضات اور سوالات اور افترا امن خلافت سے مستثنی ہوں اور نہ کہیں افکار نام کا ورثہ جاری ہو اور نہ تہہ کتر سے سے انکی سیٹ دیکھے جاوے۔ مسلمانوں میں سے پہلی بسم اللہ غلط یہ ہو کہ اگر وہ عیسائیوں کے مقابلہ میں اپنا لب ہلائین تو اونپر اٹھتا چہا پافدر امن میں خلل اندازی کا ماراجا سے آیا یہ حال تعصب میں داخل ہے یا اسکا نام عدل اور چوہوی ہے۔ نظیر اسکی مرزا فتح محمد صاحب کا مقدمہ گواہ ہے کہ اسکی بیچارہ کے ماتہ میں ٹہری والی گئی اور مجرم گنا گیا بذریعہ ورثہ کے عدالت میں آیا کہاں پوری کا مباحثہ اور کجا امن خلافت کا خلل واہرے عدل آف سے تعصب۔ مگر اپنے کام والا نظام کا شکر یہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے ازراہ رعایا

پوری کی پوری اور مرزا موصوف کا راضی نامہ قبول فرمایا
 ورنہ دعویٰ کچھ بھی گولی کا تماشا دیکھنے میں آیا تھا۔ گو غضب
 یہ ہے کہ عوام الناس کو مقتدر تمیز نہیں کہ وہ اس امر سے وقف
 ہو کہ سرکار انگلشیہ کو ان سناوی کرنے والوں سے کچھ سزاوار
 نہیں ہے۔ کیونکہ سرکار مصلحت شمار کا فیض ان کتاب کے
 مانند اپنے رعایا پر یا پر برابر ہے۔ اکثر نبرد واد مسلمانوں
 میں سے بیت سے آدمی بالکل اس بات سے امی میں کہ پوری
 کا کارخانہ گورنمنٹ کے انتظام سے چل رہا ہے وہ لوگ اپنے ہم
 میں سب ہم قوم ہونیکو انگریزوں کو پوریوں کے بیسے مساوی
 اور مددگار سمجھتے ہیں سو یہ خیال ظلم ہے اور اسے تو بہت میں
 داخل ہے اگرچہ سرکار انگلشیہ کا مذہب بھی عیسائی ہے مگر سرکار
 کو اپنی رعایا مختلف مذاہب کی پرورش برابر منظور ہے وہ بلا
 لحاظ مذاہب کے انہیں قانون ہر ایک قوم و ملت کے تناسل
 سلوک کرتی ہے دیکھتے نہیں ہو کہ انسان کے جسم میں دماغ
 بمنزلہ بادشاہ کے ہے تمام جسم میں جب کسی عضو کو صدمہ پہنچتا
 ہے تو دماغ کو ضرور اسکی ہم دردی کرنی پڑتی ہے۔ اسی سبب
 آپ کو معلوم ہے کہ گورنمنٹ کا وزیر و زچاہ و چشم کیوں رو
 بترقی ہے اسی باعث سے ہے کہ ہمارے گورنمنٹ نہایت رحم
 دل اور عادل ہے اور اپنی جان سے عزیز اپنے رعیت کو عزیز
 رکھتے ہیں مگر کیوں جلتے ہو ذرا انگہا دیکھا کہ اپنے اس
 پاس کی ریاستوں کو جہانگلو کو دمان کیا گل کہل کہل رہا ہے
 وہ لوگ صحت بد عاظر آتے ہیں کہ خدا تعالیٰ وہ دن کب
 آگیا کہ ہم سرکار انگلشیہ کے زیر فرمان ہو کر اپنے جان و مال

اپنے مراد پر کامیاب کریں گے۔ حضرت سادہت یہ جو جملہ ہمارے۔
 سرکار کا بڑا اکثر لوگ مٹھ بڈریتہ محمدی و انگریز کے سرکاری
 مذہب کی ترقی دیکھ کرین اور سرکار بے پرواہ ہے بلکہ بغیر مداخلت
 غیر قوم کے ہر ایک اہل مذہب اپنی۔ سومات مذہبی بے وسواس
 اور تلبہ۔ اسی غفلت کو کیا معلوم ہر شاہی اور راجوان کا زمانہ
 ہوں گیا کہ کیسے کیوں مکمل تمہارے پیچھے پڑی ہوئی تھی۔
 اری کہ ہم ہمتو کیا سرکار تب میں روکتے کہ تم امن کے قلمرو میں جہاں
 چاہو اپنے امن آمان کا بازار گرم کرو بیشک تم ہی چندہ فرام
 کر کے مشنریوں کے طرز اپنے مذہب کے تعلیم کے واسطے ہر خیال
 و مصار سرکار میں اسکو اقل کر دو اور پوریوں کے مانند مٹھ
 لو کہ رہو اور انکو وسیع دے اپنے مذہب کے کتابیں سننے طیار
 کرو اور جایا تقسیم کرو الغرض جہاں تک ہو سکے تم اپنے دین
 فروغ دو بلکہ جو کوئی تمہارے دین کا مخالف ہوگا اور تمہارا
 راہ و رسم میں خلل انداز ہوگا اسکو اپنے سرکار کے حوالہ کرو
 دیکھو پھر اس مخالف کے ساتھ سرکار کیا سلوک کرتی ہے۔
 لیکن تمہاری و مثل ہے کہ لے جھانے لگن تیرا۔ یا یوں سمجھا
 کہ ناتو من تیل ہو گا نہ راونا ناچی کی زاپ نے عقل کو ادھر
 لگا لیا اور نہ آپ نے یہ دن دیکھتے ہیں۔ پہر ب کچھ محبت
 و اتحاد پر موقوف ہے ہم تمکو پھر کہتے ہیں اور جب تک ہمارے
 دم میں دم ہے کینے کہ تم اپنی گورنمنٹ کو اپنی سپر سمجھو اور اسکو
 ساتھ محبت اور اتحاد کی راہ و رسم پیدا کرو تا کہ یہ نہایت کہ
 جو اندون بلامونا گہائی کی طرح سلاطین ہی ہے و درجہ
 نعوذ باللہ ہمارا منشا یہ نہیں ہے کہ گورنمنٹ کا دین قبول

کرو ہکو ان کے دین سے کیا مطلب تھب کو چھوڑو ان کو نہیں
علم و نہرین اختیار کرو اور جب تم کو ان کے ساتھ محبت ہو گئی تو
دیکھو گے کہ کیا کیا نکات اور کیا کیا ہنر اور کیا کیا جوہر تمہارے
ذات میں پیدا ہو گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ کہ جس کا بیان کسی
نرانی میں آئندہ ذکر کیا جائیگا۔ اب دانا آدمی غور کر سکتا ہے
کہ نور غنٹ کا یہ مشا ہے کہ ہر ایک متفلس اپنی اپنی کہاں میں
مست رہے اور پادری لوگ اوس مست کا لٹھ منادی
کی چٹے اتار تے ہیں اور فتنہ خوابیدہ کو جگاتے ہیں عیایا
اور حکام کی محبت و اتحاد میں اپنی فائدہ کے لئے خلل ڈالتے ہیں
تو بس ایسے واعظین کو ہدایت سرکار کی طرف سے ہونی چاہتی
تاکہ وہ لوگ اپنے اپنے معبد گاہ میں اپنے اپنے رسومات مذہبی
ادا کیا کون اور بازاروں اور کسی قوم کی زیارت گاہ پر
کسی کی بزرگ کی توین نہ کریں بلکہ وہ شیوہ اختیار کریں
تاکہ وہ ہر دل عزیز ہو جاوین۔ اس وقت ہکو ان منادی
کرنے والوں اور ان حضرات کٹھ ملاؤں پر یہ مشق بہتی
یا دانی کہ نیم ملا خطر ایمان نیم حکیم خطر جان دیکھتے ہیں ہو
کہ نئے عیسائی اسفل درجہ کے منادی کے وقت کیسا طوفان
بے تمیزی کا اٹھاتے ہیں ہند کے رعایا و فواد کا یہ جوصل
ہے کہ وہ اپنی بزرگوں کی بی ادبی سن سن کر انگشت بند
ہے در نہ پادری کی کیا جرات ہے کہ وہ بگاز اور تہذیب
بابر اپنا قدم رکھو اور اسطر محمدی واعظ جو پادریوں کے
مقابلہ میں منادی کرتے ہیں اونہیں کیا طاقت ہے کہ وہ
پادریوں کو دندان شکن جواب دیں۔ النرض ہر دو ملت

۸ گو نور غنٹ عادل کا شکر یہ کرنا واجب ہے۔ ہمارے نزدیک
عیسائیوں اور مسلمانوں اور ہندو کو لازم ہے کہ وہ اپنی گورنٹ
عادل کے ساتھ محبت و اتحاد کے راہ و رسم پیدا کریں اور ان
میں بھی سلوک کہیں یہ تو توین میں جانے دین۔ جس قوم
میں پوش ہوتی ہے اونکو ہر باوی بہت جلدی تباہ کرو یا کرتی
ہے اتفاق وہ شمی ہے کہ کسی دشمن کو اپنے پر غالب ہونے
نہیں دیتا آگے ہندوستان میں جو جو خرابیاں اور مصیبتیں
وہ سب نا اتفاقی ہی کا نتیجہ تھا۔ سوای میرے بہائی عیسائی
آپ کو مناسب کہ آپ ہمیں شہریت سے نہ دیکھیں اور میرے
پیارے مہربان مسلمان آپ ہی خلق محمدی سے اپنے بہائیوں
عیسائیوں کے ساتھ پیش آوین اور ای میرے انگلیہ کی۔
پتلی بہائی ہندو آپ ہی اپنے اخلاق ہمارے ساتھ ایسے کہ
کہ عیسائی اور مسلمان آپ کے مداح ہوں ای عیسائیوں کو
کہ باوجود اہل ہندو کو ہرے گانگی ہے مگر پھر بھی اونکا ملاپ اور
ہمدردی ہمارے ساتھ ایسی ہے کہ گویا ایک جان دو
قالب کا معاملہ ہے سو تم ہی وہ خوبیاں اپنے میں پیدا کر
دکھلاؤ تاکہ تمہاری گانگی مٹ جائے اور تم ہی ہمارے جزو
بدن ہو جاؤ جب تک آپ لچوٹی اور تہذیب اخلاق کو کام
میں نہ لائیں گے تو کہی آپس گانگی کا داغ اپنے پر سے نہ
مٹائیں گے۔ اگر ہم باعث نا تجربکاری اور جہالت کے تہذیب
اخلاق سے عاری ہیں بفضل خدا آپ تو پورے مہذب
کہلاتے ہیں اپنے پر تو کافر و غوکھلا کر ہمارے تاریکی جہالت
کو دور کیجے گا۔ یہ بات سچ ہے کہ عالم تاریکی میں کچھ تمیز

نہیں ہوتی اور روشنی کے عالم میں انسان ہر ایک شے نیک و بد کی تمیز کر سکتا ہے۔ یہ جب بگڑنے جانے والا ہو تو ہم اپنی بیوی کا سامان پیدا کرین جب تک ہلو دنیا کا سرمایہ حاصل نہیں کر تو ہم کسی اپنی دین کے ترقی نہیں کر سکتے دیکھئے اہل انگلستان کو کہ اوٹمن کس قدر اتفاق اور محبت ہے اور دنیا میں جو ترقی اونہوں نے پیدا کی ہے اور پر اپنے دین کے لکھا کیا تا دیر عہدہ اور کیا کیا بند و بست کمیشنوں کے وسائل کرتے رہے ہیں یہ سب جمیعت خاطر بدون اطمینان اور حصول ثروت کے انسان کو نصیب ہونا ناممکن ہے قطعہ شیدم کہ مردانِ راہِ خدا دل دشمنان ہم نکر و تنگ نرا کی میسر شود این مقام کہ با دوستانِ خلاف و شک خرابی و دوسم محبت و اتحاد کے باب میں یہ خرابی نہایت خراب ہے کیونکہ ہمارے روم اور شاوی اور غمی میں صاحبان یورپین اور ہمارے عیسائی بہائی ہمارے ساتھ شامل نہیں ہوتے اور نہ ہمارے مخالفین اور انکا گذر نہ افکی مجالس میں ہمارا دخل۔ اور جب اس طرح کی بیگانگی ہو تو فرمائے اتحاد ملی کیونکر پیدا ہو۔ اس خرابی کے اصول پر جب ہنہ اپنی عقل کو دوزیا تو بہت سے سبب ہلو معلوم ہوئے۔ المختصر یہ ہے کہ شائد صاحب ادک اور عیسائی بہائی اپنی عادات و خیالات اور مذہب اور قومیت اور حکومت کی خیالات سے الگ تہلک رہتے ہیں (۱) اس میں کچھ شک و شبہ نہیں ہے کہ اونکو عادات نہایت عمدہ اور پسندیدہ ہیں کیا مینی وہ لوگ اپنا وقت عزیز کا ایک منٹ بھی رایگان نہیں کہتے

۹ کچھ کچھ تراش خراش کرتے رہتے ہیں۔ اگرچہ اونکو دیکھا دیکھی ہو کہ بہائی ہندوستانی بھی اپنی عادات کو ترک کر کے اور اہل عرب سے مونہہ موڑ کر اور ہی ہی ہٹ ہٹ کے شغل کو چھوڑ کر اخبار ہندوستانی اور انگریزی کا سیر و مطالعہ کر کے اپنا مادہ علمی برمائی ہیں اور نہایت عمدہ مضامین ہر ایک فن میں لکھتے ہیں مگر ایسے عادات والے لوگ اگر ہم چر غماتہ میں لکھ رہے ہیں تو شائد ہزاروں میں ایک پائیں۔ سو یہ بات غور طلب ہے کہ اکثر انسان اپنی عادت کے موافق اپنے ہمنشین کو بہت پسند کرتا ہے لیکن ہم اس میں اتنا کہہ سکتے ہیں کہ وہ ہلو اپنے عادات نیک کے فیض سے کس نے محروم رہتے ہیں کیونکہ خروڑہ کو دیکھ کر خروڑہ رنگ پڑتا ہے۔ کیا عجب ہے کہ جب اونکی اتفاقات کا سایہ ہم پر ہو گا اور انکے عادات ہمارے نظر ہو گئی تو البتہ ہم ہی اپنے عادت میں ضرور اصلاح کرینگے کیونکہ اس وقت بھی اکثر دیکھنے میں آتا ہے کہ جو ہمارے بہائی ذات اپنا خلا ملا انگریزوں کے ساتھ رکھتے ہیں تو بہ نسبت روز اول کے اونکی عادات میں زمین و آسمان کا فرق ہو گیا (۲) خیالات لاریب صاحبان یورپین کے خیالات نہایت عالی ہیں دانش فرنگ ضرب الشل ہے قوت حافظہ مدرکہ اونکا نہایت تیز ہے اونکو خیالات نے وہ نکات اور معلومات حاصل کیا ہے کہ چشم زمانہ کے خواب میں ہی وہ فنون اور علمین آئے تھے اظہر من الشمس ہے ماتہ کنگن کو آری کیا ہے تار برق ریل جہاز کبری وغیرہ کو دیکھئے کہ کہاں تک ترقی پیدا کی ہے اور کئے چلے جاتے ہیں۔ بالفرض یونان میں